

**URDU FIRST ADDITIONAL LANGUAGE: PAPER I**

Time: 2 hours

80 marks

---

**PLEASE READ THE FOLLOWING INSTRUCTIONS CAREFULLY**

1. This question paper consists of 7 pages. Please check that your question paper is complete.
  2. Read the questions carefully and follow all instructions.
  3. Answer Sections A, B and C.
  4. Start each question on a new page.
  5. All answers must be in URDU.
  6. Number your answers exactly as the questions are numbered.
  7. It is in your own interest to write legibly and to present your work neatly.
-

## SECTION A

## COMPREHENSION

کہانی پڑھیے

سوال نمبر ۱

ج

ریحان شام کو مدرسے سے گھر پہنچا تو اُس کی اُمّی نے عطیہ کو آواز دی ۔  
 ”بیٹی تمہارے بھائی جان آگئے ہیں ۔ ان کے حصّے کی کھجوریں اور پانی لے آؤ۔“  
 کھجوریں ریحان کو بہت پسند تھیں اس لیے کھجوروں کا نام سن کر اس کے منہ میں  
 پانی بھر آیا لیکن پانی والی بات اُس کی سمجھ میں نہیں آئی۔ سوچنے لگا یہ پانی کا حصّہ کیسا  
 ہے ؟ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ عطیہ ایک پھوٹی سی طشتری میں دو کھجوریں اور  
 گلاس میں تھوڑا سا پانی لے آئی اور بولی ”لیجیے بھائی جان اپنا حصّہ۔“  
 ”بس دو کھجوریں؟“ ریحان نے تعجب سے پوچھا۔ ”اور یہ تھوڑا سا پانی ! یہ پانی  
 کیسا ہے؟“

امّی نے اُس کی حیرانی پر مسکراتے ہوئے کہا۔ ”بیٹا یہ آبِ زمِ زم ہے اور کھجوریں  
 مدینہ منورہ کی ہیں۔ تمہارے ابو کے دوست رجب کمر کے آئے ہیں۔ یہ تبرک انہی کے  
 گھر سے آیا ہے۔“ ریحان نے کھجوریں کھا کر پانی پی لیا۔ پھر تعجب سے پوچھا۔ ”امّی پانی  
 تو گھر میں بھی بہت ہوتا ہے اور کھجوریں بھی بازار میں مل جاتی ہیں۔ پھر لوگ اتنی  
 دُور کیوں جاتے ہیں؟ پچھلے سال نانی اماں بھی وہاں سے کھجوریں اور پانی لے کر آئی  
 تھیں، اس سال ابو کے دوست لے کر آئے ہیں۔“

امّی ریحان کا سوال سن کر ہنس پڑیں اور بولیں ”نہیں بیٹا پانی اور کھجوریں لینے  
 تھوڑا ہی جاتے ہیں، جاتے تو حج کرنے ہیں۔ یہ چیزیں تو واپسی میں تبرک کے  
 طور پر لے آتے ہیں۔“

”امّی حج کیسے کیا جاتا ہے؟“ ریحان نے دُوسرا سوال کیا۔

امّی بولیں ”ابھی تو تم کھیل کر آئے ہو، غسل کرو میں بھی کھانا پکا کر  
 فارغ ہو جاؤں، پھر عشاء کی نماز کے بعد حج کے بارے میں بتاؤں گی۔“

جج۔ جواب لکھیے

سوال نمبر ۱

۱. ریحان شام کو کہاں سے آیا تھا؟ (1)
۲. امی نے عطیہ کو کیا کہا تھا؟ (1)
۳. بیت اللہ کو کس نے تعمیر کیا تھا؟ (1)
۴. تبرک کیا ہے؟ (1)
۵. ابو کے دوست اُن کے لئے کیا لائے؟ (1)

سوال نمبر ۲ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے

۱. واقعہ (1)
۲. عقیدت (1)
۳. تبرک (1)
۴. حیران (1)
۵. جج (1)

سوال نمبر ۳ جملے پورے کیجیے

۱. بچوں کو امی جان جج کے بارے میں \_\_\_\_\_ (2)
۲. کھجور اور زم زم کا نام اُن کر ریحان کے \_\_\_\_\_ (2)
۳. طشتری میں بہن ریحان کے لئے \_\_\_\_\_ (2)
۴. عطیہ کو بھی \_\_\_\_\_ بہت پسند تھے۔ (2)
۵. عطیہ اور ریحان کو جج کی کہانی سُننے کا \_\_\_\_\_ (2)

سوال نمبر ۴

پیرا گراف لکھیے۔ (۵-۶) لائن

۱. کھجور اور زم زم۔ (5)
۲. مدینہ منورہ۔ (5)

30 marks

## SECTION B

## SUMMARY

سوال نمبر ۲: جائزہ

کہانی پڑھیے اور اپنے لفظ میں تقریباً ۷۰ الفاظ کا جائزہ لکھیے

دریائے ہند کے کنارے ایک گاؤں میں دو لڑکے حنیف اور سائیں ڈنوں رہتے تھے۔  
 حنیف کسان کا بیٹا تھا اور سائیں ڈنوں چمیرے کا۔ دونوں میں گہری دوستی تھی۔  
 ایک رات گاؤں والے بے خبر سو رہے تھے کہ دریا میں سیلاب آگیا۔ سیلاب کا پانی گاؤں  
 کے اندر آپہنچا۔ گاؤں والوں نے بڑی مشکل سے دریا کے بند تک پہنچ کر جان بچائی۔ اس  
 رات سائیں ڈنوں اپنے باپ کے ہمراہ دریا پر گیا ہوا تھا اور رات کو دونوں کشتی ہی میں سو گئے۔  
 سائیں ڈنوں کے باپ کی آنکھ اُس وقت کھلی جب سیلاب زور پکڑ چکا تھا۔ وہ ایسا بدحواس ہو کر  
 گاؤں کی طرف بھاگا کہ اُسے یہ بھی خیال نہ رہا کہ اُس کا بیٹا سائیں ڈنوں کشتی میں سویا ہوا ہے۔  
 جب وہ گاؤں پہنچا تو معلوم ہوا کہ اس کے سب گھر والے بند کی طرف چلے گئے ہیں، وہ بھی اُدھر  
 چل دیا۔ وہاں گاؤں کے بہت سے لوگ موجود تھے۔ سائیں ڈنوں کے دوست نے اُسے دیکھ کر  
 پوچھا۔ چاچا! سائیں ڈنوں کہاں ہے؟ اب اُسے یاد آیا کہ وہ اپنے بیٹے کو کشتی ہی میں سوتا چھوڑ  
 آیا ہے۔ وہ فوراً دریا کی طرف جانے کو مڑا مگر گاؤں والوں نے اُسے زبردستی پکڑ کر روک لیا اور  
 کہا: دیوانے ہوئے ہو، بیٹے کے ساتھ خود بھی موت کے منہ میں جانا چاہتے ہو؟  
 حنیف کی جھونپڑی چوں کہ بند کے قریب تھی اس لیے اس کے گھر والے گھر کا تھوڑا بہت  
 سامان ساتھ لائے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اتفاق سے اُس سامان میں وہ تونبوں کی جوڑی  
 بھی تھی جو تیرنا سیکھنے کے لیے اُسے سائیں ڈنوں نے دی تھی۔ جیسے ہی حنیف کی نظر تونبوں پر  
 پڑی، اُس کے دل میں ایک خیال آیا اور وہ کسی سے کچھ کہے بغیر تونبے کمرے باندھ سیلاب  
 کے پانی میں کود گیا۔ وہ تیرتا رہا، تیرتا رہا، یہاں تک کہ پانی کے تھپیڑوں کا مقابلہ کرتے  
 کرتے تھک کر چھوڑ ہو گیا لیکن دوست کی زندگی بچانے کا خیال اُسے مسلسل آگے بڑھنے پر  
 مجبور کر رہا تھا۔

(سندھ بک ڈپو)

10 marks

## SECTION C LANGUAGE

سوال نمبر: گرامر

سوال نمبر: جواب لکھیے

لندن پہنچنے کے بہت دن بعد تک ہم انگریزی کھانوں کو ترستے رہے۔ ہوا یہ کہ جس شام ہم یہاں وارد ہوئے، ہوٹل میں ایک پاکستانی صاحب مل گئے۔ بولے ”چلیے پہلے آپ کو کھانے کا ٹھکانا بتا دوں۔“ ہم نے کہا ”بسم اللہ“ وہ پُر پیچ جگہوں میں لے گئے اور ایک جگہ لے جا کر کہا۔ ”یہاں آپ کو عمدہ پاکستانی کھانا اور حلال گوشت ملے گا۔“ اچھا تو نہ تھا، قیے میں پانی بہت ڈال رکھا تھا، مگر خیر!

ایک جگہ تو جہاں بدر عالم لے گئے تھے، بیرے نے، کہا ”جناب! کیا پان نہیں کھائیے گا؟“ ہم نے کہا پان؟ بولے، ”جی ہاں! کیسا کھاتے ہیں آپ؟“ بہت دن سے پان نہیں کھایا تھا۔ اس روز اس کا پیر بھی منہ میں رکھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ڈھونڈنے والے کو یہاں پان بخوبی مل جاتے ہیں، لیکن سڑک پر پککاری مارنے کی اجازت نہیں۔ جگہ جگہ لکھا ہے کہ سچرا ڈالنے یا گندگی پھیلانے والے کو دس پونڈ جرمانہ۔

ہمارے ہاں کے ایک بزرگ ایک دن جینوا کے ہوٹل کے باہر سیر کر رہے تھے اور پان کی پککاریاں مار رہے تھے کہ کچھ بچوں نے دیکھ لیا اور پولیس کو رپورٹ کر دی کہ ایک شخص مخون تھوک رہا ہے۔ فوراً کانسیبل آئے اور کہا ”چلو اسپتال“ یہ بہت بھٹائے اور انگریزی میں غصہ کرنے لگے کہ میں تو یہ ہوں، وہ ہوں، تم مجھے اسپتال نہیں بھجوا سکتے لیکن جینوا کے کانسیبل انگریزی کیا جانیں! اتفاق سے ایک بھلے مانس کا گزر ادھر سے ہوا۔ اُس نے صورتِ حال سمجھی اور سمجھائی اور ان سے کہا کہ پانوں کی ڈبیا نکال کر ان کو دکھائیے۔ بڑی مشکل سے چھٹکارا ہوا۔

پچھلے ہفتے ہم لندن سے باہر برمنگھم بھی گئے۔ برمنگھم کے بعض حصوں میں گوجراں والہ اور سیالکوٹ کا نقشہ پایا۔ ایک سڑک پر تو سترنی صد دکانیں پاکستانیوں کی تھیں۔ یونس سویت مارٹ سے ہم نے بھی جلیبیاں اور پیڑے کھائے۔ یہاں مستقل رہنے والے پاکستانی بالعموم پاکستانی قصائیوں سے گوشت لیتے ہیں۔ جابجا دکانیں ہیں جن پر لکھا ہے۔ یہاں حلال گوشت ملتا ہے (بعض ہلال گوشت بھی لکھتے ہیں)۔

یہاں قصائی کی دکان آئینہ دار ہوتی ہے۔ جانوروں کا ڈاکٹر باقاعدہ معائنہ کرتا ہے۔ گوشت کے نہایت نفیس پارچے موسمی کاغذ میں ملفوف کیے جاتے ہیں۔ اُن پر ان کی قسم اور قیمت لکھی ہوتی ہے۔ شیشوں کے دروازے اور کھڑکیاں اور ٹھنڈا رکھنے کو فریج۔ کئی بار تو یہ گوشت کچا کھانے کو جی چاہتا ہے۔

اس نونے لاکھ، شاید ایک کروڑ سے زیادہ آبادی کے شہر میں تنہائی! لیکن تنہائی میں ایک مزہ بھی ہے۔

(سندھ بک ڈپو کراچی)

## سوال نمبر ۱۔ جواب لکھیے

- (1) ۱. مسافر کون سے شہر کی سفر کر رہے تھے؟
- (1) ۲. ہوٹل میں مسافر کو کون ملا تھا؟
- (1) ۳. ہوٹل کا کھانا کیسا تھا؟
- (1) ۴. بچوں نے پولس کو کیا رپورٹ کر دی تھی؟
- (1) ۵. پاکستانی قصائی اپنی دکان میں کیا بیچتے ہیں؟

## سوال نمبر ۲۔

الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے

- (1) ۱. ہوٹل
- (1) ۲. انگریزی
- (1) ۳. سڑک
- (1) ۴. قصائی
- (1) ۵. مشکل

## سوال نمبر ۳۔

کا۔ کے۔ کی۔ اور کو۔ ذیل جملوں میں لکھیے

- (1) ۱. یہاں آپ \_\_\_\_\_ انگریزی کھانا نہیں ملے گا۔
- (1) ۲. ایک دن ہم ہوٹل \_\_\_\_\_ باہر سیر کر رہے تھے۔
- (1) ۳. گوشت \_\_\_\_\_ دکان کہاں ملے گی؟
- (1) ۴. اس شہر میں پان \_\_\_\_\_ دکان کہاں ہے؟
- (1) ۵. ہم \_\_\_\_\_ یہ سفر بہت پسند آیا تھا۔

سوال نمبر ۴۔

الفاظ کی ضد لکھیے۔

- |     |       |    |
|-----|-------|----|
| (1) | یہاں  | ۱. |
| (1) | حلال  | ۲. |
| (1) | مشکل  | ۳. |
| (1) | باہر  | ۴. |
| (1) | ٹھنڈا | ۵. |

سوال نمبر ۵۔

جملے غلط ہیں۔ صحیح کر کے لکھیے

- |     |  |    |
|-----|--|----|
| (2) | ہم کو ہوٹل میں ایک انگریز ملا۔               | ۱. |
| (2) | ہوٹل میں آپ کو سخت چاول اور نرم گوشت ملے گا۔ | ۲. |
| (2) | یہاں سڑک پر چپکاری مارنے کی اجازت ہے۔        | ۳. |
| (2) | سڑک پر پھل اور پھولوں کی دکانیں تھیں۔        | ۴. |
| (2) | بازاروں سے ہم نے جلیبیاں اور پیڑے کھائے      | ۵. |

سوال نمبر ۶: پیرا گراف

- (10) لندن کے سفر کے بارے میں اپنے الفاظ میں ایک پیرا گراف لکھیے۔ (۱۰-۸ لائن)

40 marks

Total: 80 marks